سوال

(318)ایام رمضان میں حرام گفتگو سے روزے کے فاسد ہونے حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا رمضان کے ایام میں آدمی کے حرام گفتگو کرنے سے اس کا روزہ فاسد ہوجاتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب ہم اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھیں۔

يَأَيُّهَا الَّذِينَ ءامَنوا كُتِبَ عَلَيكُمُ الصِّيامُ كَما كُتِبَ عَلَى الَّذينَ مِن قَبلِكُم لَعَلَّكُم تَتَّقونَ ١٨٣ ... سورة البقرة

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزہ رکھنا لکھ دیا گیا ہے جیسے ان لوگوں پر لکھا گیا جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم بچ جاؤ۔"

تو ہمیں روزہ کے وجوب کی حکمت معلوم ہوتی ہے جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا تقوی اور عبادت ہے تقوی کا مطب ہے حرام کاموں کو چھوڑ دینا جب تقویٰ کا لفظ مطلق استعمال ہوتا ہے تو یہ اوامر پر عمل کرنے اور نواہی کے ترک کرنے کو شامل ہوتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنۡ لَم يَدَعۡ قَوۡلَ الزُّوۡرِ والعَمَلَ بِهِ وا لجَهۡلَ فَلَيۡسَ للہ حَاجَةٌفِي أَنۡ يَدَعَ طَعَامَهُ وشَرَابَهُ"[1]

"جس شخص نے (روزہ رکھ کر بھی) جھوٹی بات اور اس پر عمل کرنا اور جہالت کا مظاہرہ کرنا نہ چھوڑا تو اللہ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی حاجت نہیں۔"

اس بنا پر روزے دار کو یہ تاکیدی حکم ہے کہ وہ حرام اقوال وافعال سے پرہیز کرے لوگوں کی غیبت نہ کرے جھوٹ نہ بولے ان کی چغلیاں نہ کرے اور حرام تجارت نہ کرے الغرض وہ تمام حرام کاموں سے پرہیز کرے جب انسان رمضان کا پورا مہینہ اس طرح گزارے گا تو باقی سارا سال اس کا نفس سیدھا رہے گا لیکن افسوس کہ بہت سے روزے دار اپنے روزے کے دن اور افطار کے دن میں کوئی فرق نہیں کرتے بلکہ وہ حرام گفتگو کذب بیانی اور دھوکا دہی وغیرہ کی اپنی پرانی عادت پر قائم رہتے ہیں اور ان کو روزے کے احترام ووقار کا کوئی شعور نہیں ہوتا۔ اس طرح کے اعمال روزہ دار کے روزے کو فاسد نہیں کرتے مگر روزے کے اجروثواب میں کمی واقع کردیتے ہیں۔

---

[1]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (5710)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 281

محدث فتویٰ